Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۷ صفر ۱۳۹۵ھ ، ۱۱ امان ۱۳۵۴ ہش ، ۱۱ مارچ ۱۹۷۵ء	نمبر ۵۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو

جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا خدا تعالیٰ اُسے کئی گُنا برکت دے گا

"مَیں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اِس وقت تنزّل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے۔ اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ پہلے تو صرف عیسائیوں ہی کا شکار ہو رہا تھا مگر اب آریوں نے اِس پر دانت تیز کئے ہیں اور وہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیں۔ جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اُٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اِسی غرض کے لئے تو اِس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اِس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے اس لئے اِس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔

یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالےٰ کے لئے دے گا مَیں اس کو چند گُنا برکت دوں گا۔ دُنیا ہی میں اُسے بہت کچھ ملے گا اور مَرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسّر آتا ہے۔ غرض اس وقت مَیں اِس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اِسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳، صفحہ ۳۹۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱۔ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۱۔ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کل سر درد کی تکلیف رہی آج سر میں درد کی تکلیف تو نہیں ہے لیکن کمزوری ہے۔ جو بھائی اور بہنیں دعا کے لئے لکھتے رہتے ہیں مَیں طبیعت کی ناسازی کے باعث ان کے خطوط کے جواب تو ارسال نہیں کر سکتی البتہ ان سب کے لئے اور ان بھائیوں اور بہنوں کے لئے جن کی طرف سے الفضل میں دعا کی درخواستیں شائع ہوتی ہیں باقاعدگی سے دعا کرتی ہوں اور کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل فرمائے اور اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

احبابِ جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۱۔ امان۔ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔

احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا کرے اور صحت و عافیت والی عمرِ دراز سے نوازے۔

آمین اللّٰھم آمین

ہماری راحت، ہمارا سکون اور ہماری جنّت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"انتہائی محنت نام ہے پوری اور وسیع قوت کو ہر لحاظ سے خرچ کر دینے کا۔ اسلام ہم سے اسی قسم کی محنت کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ محنت کے بغیر نہ دُنیا میں کوئی ترقی ہوتی ہے اور نہ دین میں محنت کے بغیر کوئی ترقی ہوتی ہے ...

پس یہ ہے ایک مسلمان کی ذہنیت۔ یہ ہے ایک مسلمان کی شان۔ اور یہ ہے ایک احمدی کا طرّۂ امتیاز۔ اِس لئے تم محنت کرو کیونکہ اِسی میں ہماری راحت، اِسی میں ہمارا سکون اور یہی ہماری جنّت ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ہجرت ۱۳۵۱ ہش / ۱۹ مئی ۱۹۷۲ء)

لازمی چندہ جات کی وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۱ امان ۱۳۵۴ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفس کا ایک خطرناک دھوکہ

اللہ تعالیٰ جب لوگوں کو مال عطا کرتا ہے تو ان میں سے بعض میں جہاں اور بہت سی بُرائیاں پیدا ہو جاتی ہیں وہاں ان میں بخل کی عادت بھی گھر کر لیتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں وہ سخت تنگی محسوس کرتے ہیں۔ مال کی شدید محبت کے زیر اثر ان کا نفس انہیں ایک دھوکہ کے بعد دُوسرا دھوکہ دیتا چلا جاتا ہے۔ اپنے بخل کو جائز ثابت کرنے کے لئے وہ اپنے دماغ سے عجیب و غریب باتیں گھڑنے اور دنیا بھر سے نرالی منطق جھاڑنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔

وہ طرح طرح کے بہانے گھڑنے اور ایسی ایسی نازیبا باتیں کرنے پر اُتر آتے ہیں جو کُھلی گمراہی پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہوتی ہے کہ جب انہیں اپنے غریب بھائیوں کی مدد کرنے کی تحریک کی جاتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو ان لوگوں کو محتاج نہ رہنے دیتا، وہ خود انہیں اتنا مال عطا کر دیتا کہ انہیں کسی اور سے مدد حاصل کرنے کی حاجت ہی نہ رہتی وہ اُلٹا ان لوگوں کو جو غریبوں کی مدد کرنے کی تحریک کرتے ہیں گمراہ قرار دیتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ نعوذ باللہ یہ خدا تعالیٰ کے کاموں میں بے جا مداخلت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اِس اُلٹی منطق اور کج بحثی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ (یٰسٓ آیت ۴۸)

ترجمہ:۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ تم کو خدا نے دیا ہے اس میں سے (دُوسروں پر) خرچ کرو تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم ان کو کھلائیں جنہیں اگر اللہ چاہتا تو آپ بھی کھلا سکتا تھا۔ تم (خدا کی مرضی کے خلاف تعلیم دے کر) کُھلی گمراہی میں مبتلا ہو۔

نفس کے اِس دھوکہ اور بہانے پر وہی مثل صادق آتی ہے کہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ایک چوری اور اس پر سینہ زوری۔ ایسے لوگ خود پرلے درجے کے گمراہ ہوتے ہیں لیکن کمال ڈھٹائی سے گمراہ قرار دیتے ہیں اللہ کے اُن نیک بندوں کو جو خود ہدایت پر قائم ہوتے اور دُوسروں کو نیکی کی تلقین کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے کج بحث بخیلوں کے عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝ (یٰسٓ آیات ۵۰، ۵۱)

ترجمہ:۔ وہ صرف ایک اچانک عذاب کا انتظار کر رہے ہیں جو اُن کو آپکڑے گا اور وہ بحثوں میں ہی لگے ہُوئے ہونگے۔ اُس وقت نہ تو وہ ایک دُوسرے کو نصیحت کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل و عیال کی طرف واپس جا (کر اُنکو سمجھا) سکیں گے۔

ایک اور انتہائی خطرناک قسم کی کج بحثی جو ایسے بخیل عام طور پر کیا کرتے ہیں یہ ہوتی ہے کہ وہ یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہم سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے مطالبہ کا تو منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ (نعوذ باللہ) خدا تو فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں تبھی تو کہا جا رہا ہے کہ اُس کی راہ میں خرچ کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت یہود نامسعود کی یہی حالت تھی۔ وہ خود تو اپنی کھلی گمراہی اور بد اعمالیوں کی وجہ سے انفاق فی سبیل اللہ سے یکسر غافل تھے ہی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے کی تلقین فرمائی تو ان بدبختوں (یعنی یہود نامسعود) نے یہ کہہ کر مذاق اڑایا کہ اس سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ (نعوذ باللہ) اللہ خود تو فقیر ہے لیکن اس کے بندے غنی ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اِس کج بحثی اور اس کے عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ۝ (اٰل عمران آیات ۱۸۲، ۱۸۳)

ترجمہ:۔ جن لوگوں نے کہا ہے کہ اللہ تو محتاج ہے اور ہم غنی ہیں اللہ نے یقیناً ان کی اِس بات کو سُن لیا ہے۔ ہم ان کی یہ بات اور ان کا ناحق انبیاء کو مارنے کے درپے رہنا یقیناً لکھ رکھیں گے اور ہم انہیں کہیں گے جلن کا عذاب چکھو۔ یہ عذاب جو کچھ تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اس کے سبب سے ہوگا اور حق یہ ہے کہ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے کافروں اور بالخصوص یہودیوں (جو یقیناً ازحد بخیل واقع ہوئے تھے) کی ان کج بحثیوں اور ان کے عبرتناک انجام کا ذکر کرنے کے علاوہ انہیں خبردار کیا کہ وہ اپنے مال پر بے جا فخر نہ کریں اور لوگوں کو بخل کی ترغیب نہ دلائیں بلکہ اس ہولناک انجام سے ڈریں جو اُن کے لئے مقدر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

(۱) وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ (الحدید آیات ۲۴، ۲۵)

ترجمہ:۔ اور اس پر تم خوش نہ ہو جو اللہ نے تم کو دیا ہے۔ اور اللہ ہر شیخی خورے اور اکڑباز کو پسند نہیں کرتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آپ بھی بخل سے کام لیتے ہیں اور دُوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور جو شخص اس نصیحت سے مُنہ پھیر لے (یعنی بخل سے کام نہ لینے کی نصیحت سے) تو وہ یاد رکھے کہ اللہ ہی حقیقی بے نیاز اور حقیقی تعریف کا مستحق ہے۔

(۲) إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۝ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝ (النساء آیت ۳۸)

ترجمہ:۔ جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا جو (خود بھی) بخل کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو بھی بخل کرنے کی ہدایت کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو خود اُسی کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل کرنا اور اپنے بخل پر پردہ ڈالنے کے لئے نت نئے بہانے تلاش کرنا اور کج بحثی سے کام لیتے ہوئے انفاق فی سبیل اللہ کا مذاق اڑانا کافروں کا شیوہ ہے اور یہ وہ خطرناک مرض ہے جس میں علی الخصوص یہود مبتلا ہو کر راندۂ درگاہ قرار دیئے گئے اور اُن کے لئے ذلیل کرنے والے عذاب کی وعید نازل ہوئی۔ حقیقی مومن جو مال کو خدا تعالیٰ کا عطیہ قرار دیتے اور اُسی کو اس کا اصل مالک یقین کرتے ہیں کبھی بخل کے مرتکب نہیں ہو سکتے اور خود مومنوں میں سے جو لوگ اِس کے مرتکب ہوتے ہیں وہ مومنوں میں شمار کئے جانے کے قابل نہیں ہوتے۔ اُن کا اُس انجام سے دوچار ہونا یقینی ہوتا ہے جو بخیل کافروں کے لئے مقدر ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بخل سے بہرطور مجتنب رہنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو بڑھ چڑھ کر خرچ کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی ہے اور خبردار فرمایا ہے کہ اگر وہ مومن ہونے کے باوجود کافروں کی اتباع میں بخل کے مرتکب ہوں گے اور انفاق فی سبیل اللہ سے جی چرائیں گے اور اس طرح کفار کی صفت سے اپنے آپ کو متصف کریں گے تو پھر ان کا حشر بھی ممسک و بخیل کافروں کے ساتھ ہی ہوگا۔

اِس ضمن میں مومنوں کو کی جانے والی تنبیہات اور انفاق فی سبیل اللہ کے ضمن میں ان کے خصوصی اوصاف پر ہم انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

(مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ ۔ کوئٹہ)

کوئٹہ میں مجلس ارشاد کے ایک اجلاس میں پڑھا گیا

میری آج کی تقریر کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام ہے اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ ۔ کہ یقیناً میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں ۔ یہ الہام آپ کو مختلف وقتوں اور مختلف پیرایوں میں متعدد مرتبہ ہوا ہے ۔

ایک جگہ یہ الہام اس طرح ہے

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَکَ ۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفُوْا عِرْضَکَ
اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ

(تذکرہ ص ۱۱۱)

کہ دشمن چاہیں گے کہ تیرے نور کو بجھا دیں وہ تیری آبروریزی چاہیں گے (مگر) میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں

پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

اِنِّیْ مَعَ الرُّوْحِ مَعَکَ
وَ مَعَ اَھْلِکَ

(تذکرہ ص ۴۸۵)

کہ یقیناً میں مع جبریل کے تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں ۔ پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ
وَ مَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّکَ

(تذکرہ ص ۵۱۰)

کہ میں یقیناً تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں اور ہر اس شخص کے ساتھ ہوں جو تجھ سے پیار کرتا ہے پھر ایک جگہ فرماتا ہے ۔

اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ
لَکُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا ۔ (تذکرہ ص ۶۷۰)

کہ یقیناً میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں ۔ تمہارے لئے خوشخبری اور بشارت ہے اس دنیا کی زندگی میں ۔ پھر ایک اور جگہ فرماتا ہے :-

اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ
اِنَّکَ مَعِیْ وَ اَھْلُکَ
اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ
فَانْتَظِرْ قُلْ یَّاْخُذُکَ
اللّٰہُ ۔

(تذکرہ ص ۸۳۳)

کہ یقیناً میں تیرے ساتھ ہوں اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ ۔ تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل میرے ساتھ ہیں ۔ میں رحمان ہوں میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ کرے گا ۔ پھر ایک جگہ اردو میں یہ الہام اس طرح ہے

دیکھ میں تیرے ساتھ اور تیرے
تمام پیاروں کے ساتھ ہوں

(تذکرہ ص ۶۳۹)

الغرض یہ الہام جو عربی زبان میں ہے مختلف پیرایوں اور مختلف وقتوں میں تقریباً پندرہ مرتبہ آپکو ہوا ہے اس پندرہ میں اردو کا وہ الہام شامل نہیں کیا گیا ۔ جو اوپر سب سے آخر میں درج ہوا ہے اگر اسکو بھی شامل کر لیا جائے تو یہ سولہ ہو جاتے ہیں ۔

سولہ مرتبہ اس بات کا بار بار اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں ۔ اس بات کی تاکید اور وضاحت کے لئے ہے اور یہ بتانے کے لئے ہے کہ کسی کو اب اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیئے کہ میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں بلکہ ہر ایک کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ میں یقیناً تیرے ساتھ ہوں تیرے اہل کے ساتھ ہوں ۔ اور تمام ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو تجھ سے پیار کرتے ہیں ۔ اب ہم پوری تفصیل سے اس امر کا جائزہ لیتے ہیں کہ جو باتیں اس الہام میں بیان کی گئی ہیں وہ فی الواقعہ درست ہیں یا نہیں ؟

سو واضح ہو کہ اس الہام کے متعلق سب سے پہلی قابل غور بات یہ ہے کہ اس الہام میں جس معیت الٰہی کا ذکر کیا گیا ہے اس سے کیا مراد ہے اور وہ معیت کس قسم کی ہوتی ہے ؟

۲ ۔ دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ کیا خدا تعالیٰ بغیر کسی سبب کے جس کا چاہے ساتھی بن جاتا ہے یا اس کے لئے خدا تعالیٰ اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احکام کی فرمانبرداری اور ان سے دلی لگاؤ اور محبت کی ضرورت ہوتی ہے ؟

۳ ۔ تیسری قابل غور بات یہ ہے کہ کیا واقعہ میں اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہل کے ساتھ تھا ۔ جیسا کہ اس الہام میں بتایا گیا ہے ؟ یا بقول دشمن یونہی ایک بات دوسروں کو دکھلانے کے لئے بنائی گئی ہے ورنہ حقیقت میں خدا ان کے ساتھ نہیں تھا اور نہ وہ خدا کے ساتھ تھے ۔

سو ان تینوں سوالات کے جوابات اسی ترتیب سے احباب کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔ پہلے سوال کا جواب کہ الٰہی معیت سے کیا مراد ہے اور وہ کس قسم کی ہوتی ہے یہ ہے کہ اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ معیت ہمیشہ تین قسم کی ہوتی ہے

اول معیت زمانی جیسے کہتے ہیں فلاں فلاں کا ہمعصر ہے یعنی دونوں کا زمانہ حیات ایک رہا ہے اور وہ ایک دوسرے کے لئے معیت زمانی کے حکم میں ہوتے ہیں ۔

دوم معیت مکانی جیسے ایک سیٹ پر بیٹھنے والے دو فرد یا ایک گھر میں رہنے والے چند افراد یا لوگ جب تک کسی مقام میں اکٹھے ہوتے ہیں اس وقت تک وہ ایک دوسرے کے لئے معیت مکانی کے حکم میں ہوتے ہیں ۔

سوم معیت حکمی یعنی ایک مرتبہ کے دو آدمی خواہ ان کا زمانہ اور مکان ایک ہو یا الگ الگ ہو جیسے ایک استاد دوسرے استاد کی اور ایک طالب علم دوسرے طالب علم کی اپنے مرتبہ اور مقام کے لحاظ سے معیت میں ہوتا ہے ۔ معیت حکمی کی بھی عند العقل دو قسمیں اور بنانی پڑیں گی

(۱) اول اس معیت کی وہ قسم ہوگی جسے ہم معیت حکمی ظاہری کہیں گے یعنی وہ معیت حکمی جو صرف ظاہری اشتراک تک محدود ہوگی اور باطن کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا ۔ جیسے ایک انسان بحیثیت انسان ہونے کے دوسرے انسان کی معیت میں ہوتا ہے خواہ ان کا زمانہ اور مکان ایک ہو یا الگ الگ یا ایک کلرک دوسرے کلرک کی بحیثیت اپنے کلرک ہونے کے معیت میں ہوتا ہے خواہ ان میں سے ایک ہندو دوسرا عیسائی اور تیسرا مسلمان ہو اور خواہ ان کا زمانہ اور مکان ایک ہو یا الگ الگ ۔ اسی طرح باقی اپنے ظاہری درجہ میں اشتراک رکھنے والی چیزوں کا حال ہوگا ۔

(۲) دوسری قسم اس معیت کی وہ ہوگی جسے ہم معیت حکمی حقیقی کہیں گے یعنی ایسا کامل درجے کا اشتراک جو ظاہر اور باطن دونوں میں پایا جاتا ہو ۔ اور اسے اشتراک حقیقی بھی کہہ سکتے ہیں ۔ یہ اشتراک حقیقی کا مقام جب کسی انسان کو خدا تعالیٰ اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ حاصل ہو جاتا ہے تو اسے دوسرے لفظوں میں مقام فنا فی اللہ اور مقام فنا فی الرسول کہتے ہیں ۔ اسی مقام میں انسان چونکہ اپنے باطن اور اپنی روح کے اعتبار سے دوسرے کے باطن اور اس کی روح کے ساتھ کامل اشتراک اور اتصال حاصل کر لیتا ہے ۔ اسلئے یہی وہ معیت ہے جو کبھی نہ ختم ہونے والی ہے اور یہی وہ معیت ہے جس کا ذکر آیہ کریمہ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ الخ میں لفظ "مع" کو رکھ کر کیا گیا ہے ۔ مگر اکثر لوگ اس معیت حقیقی کی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اس آیت کے غلط معنے کرنے لگ جاتے ہیں ۔ اور یہی وہ معیت ہے جو خدا تعالیٰ اور اس کے نیک بندوں کے درمیان قائم ہو سکتی ہے اور قائم ہوتی ہے ۔ اور یہی وہ معیت ہے جس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام ۔ اِنِّی مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ میں ذکر کیا گیا ہے ۔ مگر باقی تینوں معیتیں یعنی معیت زمانی اور مکانی کے لئے دونوں طرف سے مادی جسم کا ہونا ضروری ہے ۔ اور خدا تعالیٰ چونکہ کوئی مادی جسم نہیں رکھتا اس لئے خدا تعالیٰ کے ساتھ ان معیتوں کے حصول کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ ایسا قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہوگا ۔

تیسری معیت کی پہلی قسم یعنی معیت حکمی ظاہری کا تعلق چونکہ صرف ظاہر تک محدود ہے ۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے ساتھ یہ معیت بھی کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ انسان کے ظاہری مرتبہ اور مقام اور اس کے صرف ظاہری اعمال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو اس کے باطن اور اس کی نیت کو دیکھتا ہے اور اس کے مطابق اس کے لئے فیصلہ فرماتا ہے مثلاً ایک آدمی جو مومنوں کے ساتھ ہے کہ رسمی طور پر یا محض دکھاوے کے طور پر نیک اعمال بجالاتا ہے اور ان اعمال کی حقیقت سے بے خبر ہے اور وہ نیک اعمال اس کے اندر حقیقی تغیر پیدا نہیں کرتے تو ایسا آدمی نیک اعمال کے بجالانے میں تو مومنوں کے ساتھ مشترک ہوگا ۔ اور مومنوں کی ظاہری اعتبار سے معیت میں ہوگا ۔ مگر حقیقت کے اعتبار سے وہ مومنوں سے اتنا ہی دور ہوگا جتنا کہ وہ آدمی جو ان نیک اعمال کو نہیں بجالاتا ۔ بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ کیونکہ جب وہ مومنوں سے دور ہوگا تو معلوم ہوا کہ وہ باوجود مومنوں کے ساتھ ظاہری اشتراک کے خدا سے بھی دوری رہے گا اور خدا تعالیٰ کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا ۔

پس معلوم ہوا کہ انسان کو خدا تعالیٰ یا کسی دوسرے نیک اور باخدا انسان کے ساتھ وہی معیت حاصل ہو سکتی ہے جسے ہم معیت حکمی حقیقی کہتے ہیں ۔ چونکہ اس معیت میں دوام پایا جاتا ہے اس لئے جب یہ معیت کسی انسان کو خدا تعالیٰ کے ساتھ حاصل ہو جاتی ہے ۔ تو پھر یہ ہمیشہ اسکو حاصل رہتی ہے اور خدا اسکے ساتھ ہوتا ہے اور وہ خدا کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ اپنی اس معیت میں ہمیشہ ترقی کرتا اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے نتیجہ میں اس کے قرب میں بڑھتا رہتا ہے اس کے بعد دوسرا سوال ہمارے سامنے آتا ہے کہ کیا خدا تعالیٰ بغیر کسی سبب کے جس کا جی چاہے ساتھی بن جاتا ہے یا اس کے لئے کسی سبب اور واسطہ کی ضرورت ہوتی ہے ؟

اس کا جواب جو کسی قدر پہلے سوال کے جواب میں ہی آگیا ہے یہ ہے کہ جب انسان کو خدا تعالیٰ کے ساتھ وہی معیت حاصل ہو سکتی ہے جسے ہم معیت حکمی حقیقی کہتے ہیں اور جس کا انسان کے باطن اور روح کے ساتھ تعلق ہے ۔ تو پھر معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ اس کا ساتھی بنے گا جو اپنے باطن اور روح کے اعتبار سے خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہوگا اور اپنی استعداد اور قابلیت کی حد تک اپنی روح اور اپنے باطن کے اعتبار سے کمزوریوں اور نقائص اور روحانی بیماریوں سے اسی طرح پاک و صاف ہوگا جس طرح خدا تعالیٰ پاک و قدوس ہے ۔ چنانچہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب کشتی نوح میں تحریر فرماتے ہیں :-

"تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ سے دو بھائی ۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں ۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا ۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا ۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا ۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گِدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے ۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائیگا وہ جو اس کیلئے روتا ہے وہ ہنسے گا ۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس (باقی)

وفات یافتہ پر سوگ کے بارے میں احادیث نبویہ

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری ربوہ

اللہ تعالیٰ نے اسلام کو کامل دین کے طور پر نازل فرمایا ہے ۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے ۔ اسلامی شریعت میں زندگی کے ہر مرحلہ کے لئے کامل احکام موجود ہیں ۔ مومن کا فرض ہے کہ ہر حالت میں

اسلامی احکام

کی پابندی کرے اور عسر و یسر ، خوشی و غم ولادت و ممات ہر موقعہ پر اسوۂ نبوی کے اتباع کو اپنا شعار ٹھہرائے ۔

جب کسی خاندان میں کوئی فرد فوت ہوتا ہے تو جملہ متعلقین کا علیٰ قدر تعلق افسردہ اور غمگین ہونا ایک طبعی امر ہے جتنا جتنا فوت ہونے والے کا حلقہ اثر ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ افراد اسکی جدائی پر رنج و غم محسوس کرتے ہیں ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے والے پر سوگ کرنے کے بارے میں واضح ہدایات فرمائی ہیں ۔ حدیث میں ہے

عن زینب بنت ابی سلمۃ انھا اخبرتہ قالت دخلت علیٰ ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورضی عنھا فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الاٰخر تحد علیٰ میت فوق ثلاث الا علیٰ زوج اربعۃ اشھر وعشرا

(بخاری کتاب الجنائز)

ترجمہ : حضرت زینب بنت ابی سلمہ رض کہتی ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والی مسلمان عورت کے لئے جائز نہیں کہ کسی فوت ہونے والے پر تین رات دن سے زیادہ سوگ کرے ہاں بیوی اپنے خاوند کی وفات پر چار ماہ اور دس رات دن (جو عرصہ عدت ہے) سوگ کر سکتی ہے ۔

(بخاری کتاب الجنائز)

ایک دوسری روایت سے ظاہر ہے کہ صحابہؓ اور صحابیاتؓ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر کس طرح حرف بحرف عمل پیرا ہوا کرتے تھے روایت میں ہے کہ :-

عن زینب بنت ابی سلمۃ قالت لما جاء نعی ابی سفیان من الشام دعت ام حبیبۃ بصفرۃ فی الیوم الثالث فمسحت عارضیھا وذراعیھا و قالت ان کنت عن ھذا لغنیۃ لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج فانھا تحد علیہ اربعۃ اشھر وعشرا

(بخاری کتاب الجنائز)

ترجمہ : حضرت زینبؓ بنت ابی سلمہؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب ملک شام سے حضرت ام حبیبہؓ کے والد حضرت ابوسفیانؓ کی وفات کی خبر آئی تو حضرت ام حبیبہؓ نے تیسرے دن میں زرد رنگ کی خوشبو منگوا کر اپنے رخسار اور بازوؤں پر ملی اور فرمایا کہ یوں مجھے اسکی کوئی ضرورت نہ تھی ۔ اگر میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہ سنا ہوتا کہ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی مسلمان عورت کے لئے اپنے کسی قریبی فوت ہونے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں سوائے بیوی کے کہ وہ اپنے خاوند پر چار ماہ اور دس دن سوگ کرے گی ۔ تو میں اس وقت یہ خوشبو نہ لگاتی ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے امت کی عورتوں کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرکے نمونہ قائم فرمایا ہے۔ بلاشبہ فوت ہونے والے رشتہ داروں پر دلی رنج ہوتا ہے مگر اسلام نے جہاں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ نوحہ نہ کیا جائے بال اور چہرہ نہ نوچا جائے وہاں یہ بھی ہدایت دی ہے کہ افسردگی اور سوگ کو بھی محدود رکھا جائے۔ مستورات طبعاً کمزور ہوتی ہیں اسلئے مندرجہ بالا حدیث نبوی میں ان کا خاص طور پر ذکر فرمایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر حال میں اپنے احکام اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی پیروی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ ۱۲

کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے" (صفحہ ۲)

پس معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ اس کا دوست اور ساتھی بنتا ہے جو اپنے ظاہر اور باطن کو ہر بدی اور عیب سے اپنی استعداد اور قابلیت کی حد تک پاک کرکے اپنے آپ کو اس کی دوستی اور رفاقت کے لائق بناتا ہے اور دوسری بات اس سے یہ معلوم ہوتی کہ جس کے متعلق خدا تعالیٰ یہ اعلان کرے کہ میں اس کا دوست اور ساتھی ہوں اور پھر اپنے اس اعلان کے مطابق اس کی ایسی غیر معمولی تائید و نصرت کرے کہ جس کی مثال سوائے اس قسم کے نیک اور برگزیدہ لوگوں کے اور کہیں نہ ملتی ہو تو یہ بات اس شخص کی نیکی۔ تقویٰ پاکیزگی اور خدا تعالیٰ کے ساتھ حقیقی محبت کا ثبوت بن جائیگی اور یہ ثابت ہو جائے گا کہ فی الواقعہ یہ شخص خدا تعالیٰ اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سچی محبت رکھنے والا اور ان کے احکام پر پورے جوش سرگرمی اور صدق دل سے عمل کرنے والا اور اس کا راستباز اور برگزیدہ بندہ ہے۔ (باقی)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

زعماء انصار اللہ توجہ فرماویں

براہ کرم اپنی اپنی جماعتوں میں اس امر کا جائزہ لیں کہ آیا آپ کی جماعت نے وعدہ جات تحریک جدید کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ ٹارگٹ پورا کر دیا ہے۔ یا کہ نہیں۔

اپنی ماہانہ رپورٹ میں اس امر کا تذکرہ فرمادیں اگر ایسا نہیں ہوا تو تمام انصار اللہ کے تعاون سے اس امر کی کوشش فرمادیں کہ وعدہ جات کا یہ ٹارگٹ پورا کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

(قائد تحریک جدید۔ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

احمدی بچوں کیلئے امام وقت کا ارشاد

"پس اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ۔ اور انہیں کہو کہ ہمیں مفت کا ثواب مل رہا ہے۔ آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں۔ اور آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازے میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے"

(خطبہ جمعہ ۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

تمام اطفال احمدیت سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں ایک دوسرے سے بڑھ کر نیک نمونہ پیش کریں گے۔ اسی طرح والدین بھی اپنے بچوں کو وقف جدید کے مالی جہاد میں کسی سے پیچھے رہنے نہ دیں گے۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا بھانجا عزیز داؤد احمد ابن فاروق احمد ساکن واڑی عمر تقریباً سات ماہ بیمار ہے اور کمزور بہت ہو گیا ہے۔ نیز میری بچی عزیزہ حنا حمیدہ کو عرصہ چار ماہ سے کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(بشریٰ حمید سلطانپورہ لاہور)

۲۔ میری اہلیہ محترمہ والدہ چوہدری منیر احمد صاحب بی اے بی ایڈ ہیڈ ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول سنکھترہ ضلع سیالکوٹ بعارضہ قلب اور بخار سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(فضل الٰہی ریٹائرڈ ریڈر سیشن جج سیالکوٹ)

۳۔ خاکسار ایک لمبے عرصہ سے بعض عوارض کی وجہ سے بیمار ہے کافی علاج معالجہ کرانے کے باوجود کوئی خاص فرق نہیں پڑا احباب جماعت دعا فرماویں کہ شافی مطلق اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد بشیر جنرل سیکرٹری
جماعت احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر

۴۔ میں اکثر ضعف اور کمزوری ہو جانے کے باعث بیمار رہتا ہوں احباب جماعت میری کامل صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(منشی) محمد اسمٰعیل
از چنیوٹ

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری اللہ دتا صاحب بندیشہ موضع حسن پور ضلع ملتان مورخہ ۲/۷۵/۹ کو بوقت ۱۱-۵ بجے بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم چھوٹی عمر میں ہی احمدیت سے منسلک ہو گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے عاشق تھے سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ عرصہ دراز تک جماعت کے پریذیڈنٹ رہے صاحب اثر و رسوخ اور علاقے میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے موصی ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز مورخہ ۷۵-۲-۱۰ کو حضرت ثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حبیب الرحمن صاحب سابق ہیڈ ماسٹر بی ٹی آئی سکول نے دعا کرائی احباب جماعت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

رشید احمد بھٹی
معلم وقف جدید۔ موضع حسن پور ضلع ملتان

مطالعہ کتب

ماہ مارچ کے مطالعہ کے لئے کتاب شہادۃ القرآن مقرر کی گئی ہے تمام خدام اس کا مطالعہ کریں۔ کتاب کی قیمت ۱-۲۵ ہے۔ جو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے۔ قارئین کرام اس کتاب کا بذریعہ وی پی منگوا کر مطالعہ فرماویں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن اپنی فطرتِ صحیحہ کے تحت مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پر عمل کرتا ہے

دوسروں کے لئے اپنا مال خرچ کرنا ایک فطرتی تقاضا ہے مومن اسے پورا کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۵ دسمبر ۱۹۷۰ء میں مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ انسان کی فطرت کے اندر ہے کہ وہ اپنے بھائی سے ہمدردی کرتا ہے... ویسے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہی ہمدردی کرتا ہے لیکن وہ اپنے بھائی سے سب سے زیادہ ہمدردی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑی عجیب فطرت دی ہے یہ بھی اس کا احسان ہے وہ دوسروں کے لئے اپنے اموال بھی خرچ کرنا چاہتا ہے یہ اس کی فطرت کا تقاضا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سارے خرچ کرتے ہیں کیونکہ بہت سی فطرتیں مسخ ہو جاتی ہیں یا بہت سی فطرتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی صحیح تربیت نہیں ہوتی لیکن اس کے نتیجہ میں یہ نہیں ہم کہہ سکتے کہ فطرت ایسی ہے۔ ہم اس کے نتیجہ میں یہ کہتے ہیں کہ فطرت تو صحیح تھی لیکن حالات نے یا بے توجہی نے یا عدم تربیت نے وہ فطرت مسخ کر دی۔ انسانی فطرت صحیحہ ہے یہ نہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے دوسری مخلوق کی طرح اس طرح پیدا کیا ہے کہ وہ غیر کی پرواہ نہ کرے اور ساری مخلوق خصوصاً بنی نوع انسان کے لئے قربانی نہ دے۔ یہ فطرت کے اندر ہے اس لئے قرآن کریم نے اس کے متعلق یہ فرمایا "مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ" کہ مومن جن کی فطرت صحیحہ ہے جو ہم نے ان کو دیا ہے وہ دوسروں کے لئے خرچ کرتے ہیں یہ فطرتی تقاضا ہے انسان اس سے رہ نہیں سکتا۔ اگر فطرت صحیحہ ہو اور غیر تربیت یافتہ یا مسخ شدہ نہ ہو تو ایک مومن مسلمان مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پر عمل کرتا ہے۔ کسی جگہ فرمایا کہ یہ کرو مگر یہاں یہ فرمایا کہ انسانی فطرت میں یہ ہے کہ جو بھی ہم نے ان کو دیا ہے وہ اپنی نوع کے لئے اپنے بھائیوں کے لئے اسے خرچ کرتے ہیں اور مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں دو قسم کے عطایا نظر آتے ہیں ایک وہ کہ جتنا ہم چاہیں اتنا ہم خرچ نہیں کر سکتے اور دوسرے وہ کہ جتنا ہم چاہیں ہم غیر کے لئے دے سکتے ہیں اور کوئی روک نہیں ہے... ایک تو اس قسم کی خدمت ہے کہ انسان چاہتا تو بہت زیادہ ہے لیکن عملاً وہ کر نہیں سکتا۔ لیکن ایک دوسری چیز اللہ تعالیٰ کی ہے، ایک دوسری دولت ہے، ایک دوسری عطا ہے، ہم جتنا چاہیں ہم دے سکتے ہیں۔ مثلاً دعا ہے جتنی چاہیں ہم دعا کر سکتے ہیں کوئی روک نہیں پس ایک قسم تو وہ ہے کہ جتنا چاہیں وہ نہیں دے سکتے، دوسری وہ ہے کہ جتنا چاہیں وہ دے سکتے ہیں اور اس کی طرف ہی اس وقت اپنے بھائی بہنوں، بچوں اور بچیوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہم مالی لحاظ سے اپنی خواہش اور تڑپ کے مقابلہ میں بہت حقیر چیز پیش کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔ لیکن ایک چیز ہے جس کے راستے میں کوئی روک نہیں ہے کہ جتنا چاہیں ہم اپنے بھائیوں کے لئے دعا کر سکتے ہیں۔ تو ان کے لئے دعا کریں۔ ان کے لئے بے انتہا دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ ان کو اگر ابتلا مقدر ہوں تو ان میں SUCCESS (کامیاب) کرے اور اپنا فضل اور رحم کرے اور آئندہ انہیں بھی اور ہمیں بھی اور ہر ملک کے باشندوں کو تمام بنی نوع انسان کو ہلاکت اور تباہی اور ابتلاء اور امتحان سے محفوظ رکھے وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

دوسرے آپ جتنا چاہیں آپ دعا کر سکتے ہیں اس میں کوئی روک نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کے حالات درست کرے اور درست رکھے۔"

(الفضل ۲۵ جون ۱۹۷۱ء ص۳، ص۴)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا شاندار اعزاز

مرے کالج سیالکوٹ میں منعقدہ سیرت کانفرنس کی ٹرافی جیت لی

یہ امر از حد باعث مسرت ہے کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین عبدالکریم خالد اور سید محبوب احمد جتوئی نے مرے کالج سیالکوٹ میں منعقدہ سیرت کانفرنس میں ملک بھر کے تمام کالجوں کے مقررین پر برتری حاصل کر کے شاندار اعزاز حاصل کیا۔

ہمارے مقررین نے فخر اولین و آخرین سید ولد آدم حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر آنحضورؐ کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس کلمات سے مزین اثر انگیز تقاریر کے ذریعہ حاضرین کے دل موہ لئے اور انہوں نے بے اختیار ہو کر انہیں داد دی۔ اس مقابلہ حسن سیرت میں عبدالکریم خالد نے اول انعام حاصل کیا جبکہ سید محبوب احمد جتوئی بھی انعام کے مستحق قرار دیئے گئے اور مہمان خصوصی نے اپنی طرف سے انہیں قرآن پاک کا تحفہ پیش کیا۔ مہمان خصوصی نے اپنی تقریر میں ہمارے مقررین کی تقاریر کو بے حد سراہا اور انہیں مبارکباد پیش کی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ اعزاز کالج کے لئے مزید شاندار کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین

(صدر سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

خوشخبری:- سابقہ روایات کے پیش نظر امسال بھی آپ کی اپنی دکان کی چھٹی سالگرہ کے موقع پر ۱۵ مارچ سے ۳۱ مارچ تک خاص رعایت دی جائے گی۔ کرمفرما حضرات اس موقع سے فائدہ اٹھائیں (طالبعلموں کے لئے خاص رعایت)۔

میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

سپاس تعزیت

(محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے ایڈیٹر تفسیر القرآن (انگریزی))

میرے لئے ان کثیر احباب کا شکریہ ادا کرنا مشکل ہے جنہوں نے میری بیوی نواب بیگم کی وفات پر مجھ سے اظہار ہمدردی کیا۔ اس کثرت سے احباب نے مجھے تاریں اور خطوط بھیجے ہیں کہ میں اس تعلق ہمدردی اور محبت سے حیران رہ گیا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیوں میں پیدا کیا۔ باوجود اس کے کہ میری بیوی کو فوت ہوئے بائیس دن ہو گئے ہیں ہمدردی کے خطوط اور تاریں متواتر آ رہی ہیں۔ ان تاروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی بہت سی تاریں بھی ہیں۔ میں صرف "الفضل" کے ذریعے ہی ان احباب کا شکریہ ادا کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

ارشاد حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

"امانت تحریک جدید الہامی تحریک ہے اس میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴